رسائل و مسائل

متعین منافع دینا سود ہے

سوال: میں نے اپنی ہمشیرہ سے کاروبار کے لیے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ لیا ہوا ہے اور ان سے یہ طے کیا ہوا ہے کہ میں آپ کو ہر مہینے آپ کے خرچہ کے لیے تھوڑی سے رقم دیتا رہوں گا۔ ہم سب نے اپنا کاروباری منافع اندازے سے بنایا ہوا ہے جس میں سے ہر مہینے ہم اپنی ہمشیرہ کو ۲۲۵۰ روپے دیتے ہیں' پوچھنا یہ ہے کہ آیا یہ طریقہ درست ہے۔ اس سے ہماری ہمشیرہ مطمئن ہے۔ مگر میرے ذہن میں یہ کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں اس سے کسی طرح کوئی سود کی شق نہ نکلتی ہو۔

جواب: کاروبار میں کسی کی رقم پر متعین منافع دینا سود ہوتا ہے۔ آپ اپنی ہمشیرہ کو ماہوار ۲۲۵۰ روپے منافع دے رہے ہیں۔ اگر بہن کے لیے آپ کے نزدیک یہی منافع ہے اور آپ نے متناسب نفع نہیں رکھا جسکی بناء پر ۲۲۵۰ روپے ماہوار رقم میں کمی بیشی ممکن ہو تو سود شمار ہوگا۔ اس لیے کہ غیر سودی منافع کیلئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ نفع و نقصان دونوں میں شراکت ہو اور دوسرا یہ ضروری ہے کہ متناسب منافع ہو یعنی کل منافع کا نصف نصف یا ۲/۳ آپ کا اور ۱/۳ بہن کا یا کوئی اور نسبت جو بھی آپ طے کر دیں اس کے حساب سے منافع کو تقسیم کیا جائے۔ ایسی صورت اختیار کی جائے تب ہی یہ معاملہ غیر سودی ہوگا ورنہ نہیں۔

نماز میں لفظ "اللہ" کو مرکزِ توجہ بنانا بے سند بات ہے

سوال: اسم "اللہ" جو کہ خدائے تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اس لفظ کے لغوی معنی کیا ہیں اور اسلامی

اور قرآنی اصطلاح میں اس کے معنی کیا ہیں؟ اسے مفصل طور تحریر فرمائیں۔
دوسرے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ لفظ اللہ کا ہروقت اور ہر حال میں زبان سے نہیں بلکہ دل سے ذکر کرتے رہنا چاہیے۔ اس سے جہاں اور بہت سے فیوض و برکات حاصل ہوں گے وہاں یہ لفظ اللہ جو کہ پانچ حروف کا مجموعہ ہے' قرآن مجید میں بھی سینکڑوں مقام پر آیا ہے' اس کا ایکبار ذکر کرنے سے پچاس نیکیاں ذاکر کے نامہ اعمال میں درج ہوجاتی ہیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ کیا واقعی زبان کی بجائے دل سے "اللہ" پڑھنے سے اتنی ہی نیکیاں مل سکتی ہیں یا مل جائیں گی۔
دوسرے وہ بزرگ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب تم نماز پڑھنی شروع کرو تو یہ تصوّر کرو کہ لفظ "اللہ" سنہری حروف میں تمہارے دل پر لکھا ہوا ہے' تم نماز کی ادائیگی کے دوران اپنی آنکھیں بند کرکے "اللہ" کے لفظ کی جانب متوجہ رہو اور زبان سے نماز کے مسنونہ الفاظ پڑھتے رہو اس طرح کرنے سے کیا شرعی طور پر نماز میں کوئی نقص تو واقع نہیں ہوتا؟
جواب: لفظ اللہ کا ذکر زبان اور دل سے موجب اجر و ثواب اور خیروبرکت ہے۔ آپ زبان سے پورے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کریں کیونکہ اسے حدیث میں افضل الذکر کہا گیا ہے۔ "اللہ" "اللہ" کے ذکر کا بھی حدیث میں تذکرہ آیا ہے۔ مسلم شریف کی روایت ہے۔ کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک زمین میں اللہ اللہ کرنے والا ہو۔ اس میں ذکرِ لسانی اور ذکرِ قلبی دونوں شامل ہیں اور دونوں ذکر جمع ہوں تو یہ افضل صورت ہوتی ہے دوسرا درجہ ذکرِ قلبی کا ہے۔ اس حد تک تو یہ بات صحیح ہے کہ آپ اللہ کا ذکر دل میں کریں۔ لیکن یہ بات کہ نماز میں آپ تلاوت کرتے رہیں اور اذکار زبان سے پڑھتے رہیں اور تصور لفظ اللہ کا کریں! یہ مناسب نہیں ہے۔ اسی طرح یہ بات بھی بے سند ہے کہ آپ یہ تصور کریں کہ لفظ اللہ آپ کے دل پر سنہری حروف میں لکھا ہوا ہے۔ یہ نہ ذکر ہے نہ احادیث میں وارد ہے۔ اصل ذکر تو یہ ہے کہ دل میں اللہ کی عظمت و جلال کو تازہ کریں اور اپنی کوتاہیوں کو یاد کرکے شرمندگی کا احساس بیدار کریں۔ اور ایسا ذکر کریں کہ اللہ تعالیٰ کی بندگی اور اطاعت پر آپ کو آمادہ کردے' فرمانبرداری آسان اور نا فرمانی مشکل ہوجائے۔ جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ تین چیزیں جس میں پائی جائیں وہ ایمانی لذت کو پائے گا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اسکا رسولؐ اسے اللہ اور رسولؐ کے ماسوا دوسری تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہو۔ دوسری چیز یہ کہ کسی سے محبت نہ ہو مگر اللہ سے۔ تیسری چیز یہ کہ کفر کی طرف لوٹنا ایسا ہو جیسے آگ میں پھینک دیا جانا۔ (حدیث بخاری و مسلم) پس اگر ذکر کے نتیجہ میں یہ صفات پیدا ہوں تو وہ ذکر' ذکر شمار ہوگا ورنہ نہیں۔ اسی کو ذکرِ قلبی کہا جاتا ہے۔